منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بانجیل | گویان صفت سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱ | مطبوعہ ۵ - محرم الحرام سنہ ۱۳۰۲ ہجری | بنگلور | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبز واری دام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو
سبحانک لا شریک یا ہو

تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند
ما باپ نہین تجھے خداوند

ما بد ہین تمام تو ہی معبود
ساجد ہین تمام تو ہی مسجود

سبح ہین تیری ہی ہر اک شی
ہر دل ہین تری جگہ نہانی ہی

احسان ترا ہے کیا فراوان
منت کو سر نہین ہے پایان

اللہ رحمان رحیم ہی تو
حادث سب اور قدیم ہی تو

جب مہر کی تیری ہو نظر ہو
نار نمرود سرد تر ہو

تمہاری پہ اپنی جناؤ ہے
پانی سے آگ مین لجاوے

تیری رحمت جو جوش پر آوے
ابر احسان خروش پر آوے

جب فضل ہوا جہا تیرا
محبوب کیے تو نے بیجا

وہ کون ہے باعث عالم
سردار جہان شفیع اکرم

سرچشمۂ رحمت الٰہی
خورشید چرخ رہنمائی

محبوب خدا خدا کی رحمت
زینت دہ مسند نبوت

مقبول جناب رب داور
بی سایہ تھا جسکا جسم اطہر

سردفتر انبیا محمد
سردار اصفیا محمد

اللہ کا ہو سلام اس پر
اسکے اصحاب پر مقرر

بعد اسکے ای ناظرین منشور
ای پاک دلان بذل مسعور

سنئے کہ یہ دین کا ہی پرچا
دین حق کا ہے اس سے چرچا

منشور محمدی یہی ہے
توقیع سرمدی یہی ہے

ہیدینون کو اس سے ہی ہدایت
دینداردن کو ہی فروغ ملت

اسپر گذر ای ہی تیر ہوان سان
ہی چو دہوان سال اسکو فی الحال

رکھتا ہے رخ نگارین
شرمندہ ہے جس سے ماہ و پروین

صورت پر اسکے یہ جوانی
دیتی ہے لطف زندگانی

ہر ایک ورق ہے کاغذ زر
کیا کاغذ زر کہ ماہ انور

ہر سطر مین اسکے نور دین ہے
جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے

حرفونمین بہری ہے کب سیاہی
ہی چشم پری کی روشنائی

ایسا اخبار صدق آثار
ہی تم سے شیوع کا طلبگار

چمکاتا ہی یہ جمال اپنا
ہر عشرے مین کمال اپنا

ہی پانچ پیہ قیمت سال
کیا چیز ہے اسکے روبرو مال

امید ہی صاحبان ہمت
قیمت دیونگے حسب طاقت

ہے دل سے دعائے سبزواری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

صبح سعادت شروع سال ۱۳۰۲

منظومۂ جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری

اسیکو ہی حمد اور اسیکو ثنا — جو ہے خالق و مالک دوسرا
زبان مدح مین جسکی ہے تر زبان — وہ ہی ایک خلاق کون و مکان
جہان اسکی قدرت کا اظہار ہے — وہی ہر دو عالم کا مختار ہے
عجب اسکی قدرت کا نیرنگ ہے — جسے دیکھہ عقل رسا دنگ ہے
وہ کرتار ہی بیمثیل و مثال — نہین ملک کو اسکے ہرگز زوال
پرستش کے لایق وہ معبود ہے — جو کل خلایق کا مسجود ہے
وہ بے شبہ قادر ذو الجلال — زبان مدح مین اسکی گویا ہی لال
منزہ ہے وہ اور بے عیب ہے — وہی حاضر و عالم الغیب ہے
خرد کنہ مین اسکی آئینہ سا — ہی صبح و مسا صاف حیرت فزا
فلک اسکی ہیبت سے گرد شمین ہے — زمین خوف سے اسکے لرزشمین ہے
گلستان مین گل اسکا جلوہ نما — ہی ہر شور بلبل مین اسکا صدا
اسیکی ہے رونق اسیکا ہی نور — ہی شمع حرم یا تجلی طور
خلایق پہ احسان ہے انکا عام — اسیکا ہی فضل و کرم صبح و شام
ثنا اسکی بس قل ہو اللہ ہے — ہر اک اہل دین اس سے آگاہ ہے
جو قدرت نے اسکی یہ چاہا کہ ہو — بنا خاک سے آدم پاک خو
ہوا جبکہ اعجاز قدرت کو جوش — لیا مہد مین ابن مریم نے ہوش
بزمی گمرہی مین ہین تثلیثیان — مسیحا کو سمجھے خدای جہان
مسیحا اسکا ہے ایک عبد ذلیل — وہ کیونکر ابن خالق ہو کیا ہے دلیل
دیا اسنے انسانکو ہوش و عقل — کرے تا کہ حق اور باطل مین فیصل
جہانیہ ذمہ ہے انسانکا — ہے کونسا دین رحمان کا
خدا کو نہ سمجھے جو مردود ہے — نہین عاقبت اسکی محمود ہے

لکھون شکر اسکا یہ طاقت کہان — زبان قلم کو نہین ہی زبان
ہماری ہدایت کو وہ کردگار — روانہ کیا اک نبی ذیوقار
وہ ہی کون یعنے رسول کریم — نبوت کے دریا کا دُر یتیم
سریر رسالت کا مسند نشین — امام رسل خاتم المرسلین
مطاع جہان و جہان پیشوا — شفیع الورا احمد مجتبا
مسیح اسکے خرگاہ کا پارہ دوز — تجلی طور اسکی مشعل فروز
محمد مبارک ہے نام اسکا — ہے انجیل مین وصف جسکا لکھا
وہ چرخ ہدایت کا ہی آفتاب — قمر ہے خجل دیکھہ جہر یکا آب
الٰہی ہزاران درود و سلام — بنام محمد شفیع الانام
ہے شکر خدا یہ کہ منشور کو — برس چودہوان ہے بطرز نکو
یہ اخبار ہے یا کہ شمع ہدا — ہوا جس سے روشن ہی گھر دینکا
کرامت کہون یا کہ اعجاز ہے — جو اسکے کرشمہ مین انداز ہے
مجھے عارض حور کی ہی قسم — ہر اک صفحہ اسکا ہے رشک ارم
ہر اک سطر بجلی کی گویا لڑی ہے — نظر کہکشان کی پڑی ہے
ہر اک دائرہ اسکا خورشید ہے — نگاہ تجلی کو امید ہے
نہین اسکا کاغذ ہی ورق زر — سیاہی کو دیکھو تو کحل البصر
سفیدی جو سطرونکی ہی درمیان — گویا شیر کی ہے بس روان
الف ہے قد دلبر خوشخرام — قیامت کرے جسکو جھککر سلام
جو مد ہے تو وہ وسمۂ حور ہے — نظر کیجئے تم بدور ہے
ہے جد دل بر ہے جادۂ راستان — کہ ملجا ہدایت کا جس سے نشان
ہدایت سے مملو یہ اخبار ہے — صداقت شعار و گہربار ہے
ہوا کوکب عیسوی کے نشان — یہ مہر آہوا جب عیان
ہوا نور افشان کا تاریک نور — کیا جو یہ ماہ رمضان ظہور
جو دیکھا یہ منشور دین خدا — لیا یونہی سے سر کو جھکا
مسلمان ہو جو کہ تھے عیسوی — لکھا جو اعجاز پیغمبری

بہارا دسکی ہی پھولی پھولی شفق
مبوا رنگ تثلیثیان اس سے فق
کرتا ہی یہ معجز بیان ابطال دین مسیحان

کسی عیسوی کو نہین یہ مجال
کہ منشور سے کچھ کرے قیل و قال
یہ ہادی پولوسیان جاری تیرہ سال سے

دلائل سے حجت سی کر گفتگو
ہے ثابت کرے دین اسلام کو
المنتہ للہ لگا اب سال اسکو چودھوان

ہدایت کی مثل کہون اسکو کیا
ہی خورشید تابان سے اسکی ضیا
دیتا ہی حق سے یہ خبر تبلاتا ہے نفع و ضرر

یہ کہتا ہی ای عیسوی بھائیو
محمد کو برحق نبی جانیو
انصاف سے دیکھو اد ہے دین حقانی داستان

خدا ایک ہے اسکو بیٹا نہین
شریک خدائی مسیحا نہین
یہ رہبر دین ہے یقین تہذیب سے ہے نکتہ چین

مسیح اسکا بندہ ہے اور رہی نبی
سوا اسکے کچھ اور نہ سمجھو کبھی
تثلیث پر تلبیس کی ہی یہ اور اتا دہیان

ہر ایک عشرہ یہ پیک دین خدا
سناتا ہے تہذیب سے مدعا
اسلام کی نصرت ہی یہ اسلامیونکو ہی ظفر

مسلمانو لازم ہے تمکو مدام
اعانت کرین اسکی سب خاص و عام
دین نبی البطحی ظاہر ہے اس سے بے گمان

ذرا دیکھو ایصاحبان شعور
اشاعت مین مذہب کے اہل غرور
بوی خوش اسلام ہی جس سے معطر ہے مشام

خرچتے ہین لاکھون روپیہ مدام
پوا در پہ پھرتے ہین ہر صبح و شام
یہ مشک میز خلق ہے خوگر ہے اس سے بوستان

یہ باطل پرستان تثلیث گو
کرین جبکہ مذہب کی یون گفتگو
نصرت یہ نصرت ہو اسی بیدین ہر جہت پا مین سب

تو ظاہر ہے بس تم کہو دیندار
کرین دین مین کوشش بیشمار
ای سبزواری سال کہہ - فتح مبین را ستان

نصارا کرین خرچ کو صد ہزار
روپیہ کرو پانچ تم تو نثار
۱۳۰۲ھ

ولہ

اعانت ہو جس خرچ مین دینکی
نہین چاہتے اس سے پہلو تہی
ہی یہ اجتماد ین ای حق آگاہ
اس سے ملتی ہے دین حقانی راہ

خدا دیویگا اجر اسکا یقین
شفیع ہونگے محشر مین سالار دین
باعث فخر دینداران ہے
اسکے دشمن پھرین بحال تباہ

آہی ہو جبتک سپہر بلند
یہ اخبار منشور رہو سربلند
اسکو پیوستہ حق رکھے جاری
ہے یہ میری دعا شام و پگاہ

رہے جب تلک بحر عمان مین آب
درخشان ہو یہ دین کا آفتاب
للہ الحمد توشۂ عقبی
اس سے بہتر نہو کوئی ہمراہ

ہدایت کرے یہ جہانکو تمام
بحق محمد علیہ السلام
سبزواری کی بخشدیجو گناہ
اپنے فضل و کرم سے یا اللہ

نئے سال کا جبکہ آیا خیال
ہوی سبزواری کو تفتیش سال
وقت آخر زبانپہ ہو میرے
کلمہ لا الہ الا اللہ

اشاعت ہے اسکی فروغ جہان
کہا سال مینے - چراغ زمان
یہ جو کہتا ہے بات ہی حقکی
ہے خدا اس مرے سخن پہ گواہ
۱۳۰۲ھ

سپہر ہدایت کا یہ طاق ہے
نیا سال خورشید آفاق ہے
ہاتف غیب نے کہا مجھ سے
سال لو - مظہر کلام اللہ
۱۳۱۲ھ

ولہ

منشور احمد بیگمان اخبار ہے یہ دلستان
منشور محمدی یہ اخبار
بے شبہ ہے اختر ہدایت

محبوب خدا کا ہے یہ فرمان | کیجو تہِ دل سے اسکی خدمت

آئینہ ہے صاف صاف دیکھو

سال نو - مرآت کرامت

آغاز سال چہاردہم

المنۃ للہ - آج منشور محمدی کو چودھوان سال لگا ہی - دینداردن کو خوشی ہے کہ یہ چودھوین رات کا چاند بنکر نکلا ہے - مخالفان دین حیرت مین ہین کہ یہ اخبار دن دن ترقی پر ہے مضامین مدلل کو دیکھہ دیکھہ کر شرماتے ہین کہ ان سے جواب بن نہین پڑتا - نارافشان اس ماہ درفشان کے فروغ سے کتان کی صورت دریدہ ہے کوکب اپنی جگمگاہٹ کو جگنو سے کم سمجھنے لگا ہے - صفدر علی کو بیمار ہے کہ منشور سے مقابل نہو - عمادالدین اسکی حمد کی تاب سے عاجز ہو کر تزلزل مین ہے - کسی گورے اور کالے عیسائی کا یہ منہہ نہین کہ اس تڑبردین متین کے مقابل مین دم مارے - جب کسی نے دم مارا وہین منہ کی کھائی کہ دانت دلیل و برہان کے لوٹ پڑے - ہمارے پرانے دوست رجب علی صاحب عیسائی خدا معلوم کس دہن مین ہین کہ جب سے مشن سے نکالے گئے تو پھر مناظرہ کے میدان مین انکا چوگان نہ آیا - نیل کا مات بگڑنا تہا کہ جہت سے اور سوانگ نکالا رجب علی سے واجب علی بن گئے - ہم ہمارے پرانے دوست کے خیالات دیکھنے اور سننے کے ابھی منتظر ہین خدا کرے کہ توفیق نیک ان کے رہنمون ہوجاوے اور اس برگشتگی سے صاحب مذکور باز آوین -

شکر ہے کہ سال گذشتہ اسلام نے خوب اشاعت پائی کالے عیسائی اور ہندو تو ایک طرف بہت سے حضرات یوروپین بہی اسلام سے مشرف ہوے اور رحمانکے اسی لاکہ رعایا نے دین نصاری سے تائب ہوکر غاشیۂ اسلام کو دوش اطاعت پر رکہا - اللہم زد فزد -

ہمکو فخر ہے کہ اس اخبار متانت بار مین ایسے مدلل مضامین رد نصاری شایع ہوتے ہین کہ ہمارے گمراہ بہائی عیسائیون سے کچہ بہی جواب بن نہین پڑتا - کسی جواب کا قصد بہی کیا تو جواب الجواب مین اسکی ایسی خبر لیجاتی ہے کہ سوائے سکوت کے مخالف کو کچہ بہی نہین سوجہتا - افسوس تو یہ ہے کہ یہ ہمارے بہائی جواب سے عاجز ہوتے ہین تو کج بحثی پر آمادہ ہوجاتے ہین اور تحقیق حق کا ارادہ نہین رکہتے -

اس اخبار نے تیرہ سال سے جو کچہ اعانت دین حق کی کی ہے اسکا حال ہمارے برادران وین پر ظاہر ہے اور خود ہمارے مخالف اس بات کے گواہ ہین مگر مسلمانون کی کم ہمتی سے جیسی رونق اس کاغذ دین کی ہونی چاہیے ہو نہین سکتی جسکا گلہ ہم کو تاسفاً ہر سال کرنے کا موقع ملتا ہے -

ہمارے مراسلہ نویسون اور مضامین نگارون کا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین کہ انکی اعانت قلم سے آج منشور محمدی کو چودھوان سال شروع ہوا ہے اور ان حضرات کا دلی شکریہ یہی ادا کرتے ہین جنہون نے اس اخبار کی قیمت مقرری سے المضاعف قیمت بنظر ترقی دین عطا فرمائی اور مہتمان اخبار کی تائید مین ہمیشہ اپنی مہربانی سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا -

قاضی الحاجات کی درگاہ مین ہم دست بدعا ہین کہ وہ اپنے فضل وکرم سے ہمارے معاونین اور ناظرین کے دلی امیدون کو بر لاوے اور جس طرح سال گذشتہ سال انکی اعانت سے ہمکو کامیابی حاصل ہوی ویسا ہی سال حال ہی ہمارے مقصدمین کامیابی حاصل ہو آمین بطفیل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

نبوت محمدی کی محقق کو جواب نمبر ۱

اخبار نور افشان لودیانہ مطبوعہ ۲۵ ستمبر ۱۸۹۶ء مین ایک صاحب منصور نامی نے تحقیق نبوت محمدیؐ کے بارہ مین ایک مضمون لکھا ہے اور امید ہے کہ آیندہ بھی کچھ نکچھ لکھین گے ہم نے بھی اس مضمون کو دیکھا خیالات تو وہ ہی ہین جن کا آگے بیسون دفعہ جواب مل چکا ہے اور آجتک حضرات کالے گورے عیسائیون کے طرف سے ان کا جواب الجواب نہین ہوسکا مگر چونکہ مسٹر منصور اپنے آپ کو ایک نیا محقق ثابت کرنا چاہتے ہین اسواسطے ہم بھی کچھ لکھکر دیکھتے ہین کہ مسٹر موصوف کی ذات مین تحقیق کا مادہ کہان تک ہے ہمین امید ہے کہ مسٹر منصور اخیر تک ہمارا ساتھ دین گے۔

قولہ خداوند مسیح جسکی دنیا مین آنے کی صرف یہی غرض اور مراد تھی کہ انسان جو برگشتہ ہوکر گناہ اور مصیبت کی حالت مین گرفتار ہوگیا ہے اور ہلاکت اور ضلالت کے بھنور مین تکرا رہا ہے رہائی پاکر ابدی زندگی مین داخل ہووے۔ اس لئے جو کام کہ ایسے اہم اور درکار تھے کہ ذات انسانی اس سے پورا کرنی سے عاجز اور مجبور تھی خود تکمیل کو پہونچاے اور ہماری بوجھ کو ہلکا کرکے اپنی محنت دکھای اور صرف یہ ایک کام کہ مجھ پر ایمان لاوین تم گنہگارون کا منجی ہین ہمکو عطا فرمایا اور یہ دعوی کہ مین نجات دہندہ ہون اوسی نے نہین بلکہ اوس کے اوس مرتبہ کے انبیا ماسبق اور فرشتہ شاہد ہین پس جو باتین کہ ہماری واسطے ضروری اور مناسب معلوم ہوئین اُن سے خود خداوند مسیح نے اطلاع بخشی اور جن باتون کے لایق اور قابل اوس وقت نہ دیکھا اون کو روح القدس کے وسیلہ حاصل ہونے کا وعدہ فرمایا۔

اقول مسیح کی بعثت کی غرض عام نہین تھی بلکہ خاص وہ صرف بنی اسرائیل کے طرف آیا تھا جیسا کہ وہ خود اپنے ایک قول مین اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ مین صرف بنی اسرائیل کے واسطے آیا ہون باقی رہی یہ بات کہ پولوس یا کسی اور حواری نے انکی بعثت کو عام خیال کیا ہے سو یہ دلیل مخالف کے واسطے کافی نہین ہے مخالف کے واسطے صرف مسیح کے منہ بولے الفاظ الزام دینے کے لئے کافی ہین جبکہ مسیح کی بعثت کی غرض عام نہ ہوی تو پھر یہ کہنا کہ وہ تمام انسانون کے واسطے مبعوث ہوا تھا محض فضول ہی نہین ہے بلکہ جھوٹ اور کذب اس مختصر سے بحث کے بعد ہم یہ دیکھتے ہین کہ مسیح نے دنیا مین آکر انسانون کے واسطے کیا کیا۔ (یاد رہے کہ ہماری یہ بحث اسلام کے اصولون کے بموجب نہین ہوگی بلکہ ہم اس بحث کو صرف کرسچن رولز اور عقائد کے بموجب طے کرین گے کیونکہ مخالف کو اسی کے مسلمات سے جواب دینا مناسب ہے۔)

مسٹر منصور فرماتے ہین کہ مسیح کے آنے سے پہلے سب لوگ ضلالت اور ہلاکت مین پڑے ہوے تھے اور مسیح نے ان کو بچایا۔ اسبات سے معقول فیصلہ کے واسطے کہ مسیح سے پہلے لوگون کے مذہبی خیالات اور ارادے اور عقائد کس قسم کے تھے اور وہ جس بنیاد اور اصول پر قایم تھے ان کا ماخذ اور خزانہ اور اصل کون تھا اور وہ اس زمانہ مین کس حیثیت کا تھا اور اب وہ عیسائیون کے نزدیک کس حیثیت اور حالت کا ہے اور وہ لوگ جنکی ہدایت اور بچانے کے واسطے مسیح خدا کا بیٹا بن کر دنیا مین آیا اور رسولی مبعوث کون تھے اور کہان رہتے تھے اور مسیح کی بعثت کو ان لوگون سے کیسا علاقہ اور نسبت حاصل تھی۔ اور مسیح نے مبعوث یا متشکل بہ انسان ہوکر ان کو کیا ہدایت کی اور انہون نے اس کے جواب مین کیا کہا۔ اور جو اونہون نے جواب مین کہا اب تک ان کے مسلمہ اصول کے بموجب اوسکی کیا وقعت اور حیثیت ہے مسیح کی غرض بعثت کے فیصلہ کے واسطے ان سب باتون کا طے کرنا ضروری ہے اگرچہ ہم نے اوپر کی سطرون مین ان باتون کو نمبروار نہین بیان کیا مگر اب ہم ان سب باتون کو نمبروار لکھتے اور طے کرتے ہین۔

(۱) مسیح جن لوگون کے بچانے اور ہدایت کرنے کے واسطے بہ قول حضرات عیسائیون کے دنیا مین خدا کا بیٹا بن کر آیا۔ وہ بنی اسرائیل اور موسی کی امت یا قوم تھی۔ اور یہ سب کے سب ان دنون مین بالعموم ملک یہودیہ مین رہتے تھے۔

(۲) یہ قومین یا یہ لوگ کہ جنکی ہدایت اور بچانے کے واسطے مسیح دنیا مین آیا تھا اپنے مذہبی خیالات اور عقاید کو اول تسمنت یعنے توریت کے مطابق بتلاتے اور جانتے تھے اور اسی کتاب کو اپنا ہادی اور سماوی کتاب قرار دیتے تھے جب مسیح دنیا مین آیا تو اوس وقت بھی یہ لوگ اپنی عقاید اور خیالات کو توریت کے مطابق بتلاتے تھے اور ہر ایک امر مین اوسی توریت کو اپنا ہادی جانتے تھے اور اوس کو ایک سچی اور پاک کتاب خیال کرتے تھے۔ جو اوس کتاب سے انکار کرتا تھا اوس کو اپنی جماعت اور مذہبی سوسائیٹی سے خارج کر دیتے تھے یہ عمل ان کا پشتون سے تھا جسکی حامی بڑے بڑے فاضل اور عالم تھے۔ اور مسیح کے زمانہ بعثت مین یہ لوگ جس کتاب اور جس صحیفہ کو اپنا ہادی اور آسمانی کتاب سمجھتے تھے۔ وہ عیسائیون کے نزدیک اب تک اوسی حیثیت سے مانا جاتا ہے ہر ایک عیسائی کا یہ دلی عقیدہ اور ایمان ہے کہ توریت جسپر یہودی پشتون سے عمل کرتے آئے ہین اور جس کو وہ اپنی مذہبی ہدایت مانتے ہین آسمانی کتاب ہے اور اس کی تعلیم اور احکام سب حق اور درست اور منجانب اللہ ہین

(۳) یہ بات کہ مسیح نے مبعوث ہوکر یا خدا کا بیٹا بنکر مبعوث الیہم کو کیا ہدایت کی اور کیا تعلیم دی ایک ایسی بات ہے کہ جسکی بابت انجیل سے کوئی کافی جواب نہین مل سکتا مگر جسقدر عام عیسائی اپنی مسلمہ یا آبائی عقیدہ کے بموجب بیان کرتے ہین وہ صرف

یہ ہے کہ مسیح نے ان کو یہ جتلایا کہ مین خدا کا بیٹا ہون۔ گو ان کا یہ کہنا بھی انجیل سے ایسی طور پر ثابت نہین ہوتا کہ جس سے مخالف کی تشفی ہوجاوے مگر چونکہ ہم کو مجدد محقق صاحب مستر منصور سے تحقیق مادہ سے دیکھنے اور وزن کرنے کا شوق ہے اسواسطے ہم صرف اسی عقیدہ کو کہ مسیح نے دنیا مین آکر یہودیون کو اپنے خدا کے بیٹے ہونے کی تعلیم دی۔ مدنظر رکھہ کر بحث کرتے ہین۔

راقم صلیب۔

مژدہ ہو

کہ آج بتاریخ ۲۴ ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ بوقت آٹھہ بجے دن سے ایک ہندو کشن چند نامی برضا و رغبت دائرہ اسلام مین داخل ہوا اور کل مذاہب باطلہ سے بیزار ہوکر تائب ہوا اور صدق دل سے جناب مولانا مولوی نور محمد صاحب سراج الواعظین و مہتمم مدرسہ حقانی لودیانہ کے ہاتہ پر بیعت اسلام کی اور شہادت کا کلمہ پڑہا اور واضح ہو کہ یہ شخص اس طرح مسلمان نہین ہوا جس طرح بعضے چوہڑی چمار وغیرہ دنیا کی لالچ اور شراب اور سور کے مزے کے واسطے کرستان ہوتے ہین بلکہ یہ شخص آسودہ حال ہے تجارت کرتا ہے اسکا نام مولوی صاحب نے عبدالرحیم رکہا خدا تعالیٰ اسی طرح اور بہائی ہندؤن اور عیسائیون کو بھی توفیق دیوے آمین برب العالمین۔

الراقم بندہ محمد علی طالب العلم

مدرسہ حقانی

لودیانہ۔

محدوم و مکرم جناب مولانا محمد شریف صاحب دام مجدہ

تسلیم و تکریم۔ مرقومۂ الذین نقشہ دفتر مسجد جامع بمبئی سے نقل کرکے خدمت عالی مین بغرض اندراج اخبار روانہ کیا ہون امید کہ آپ اسکو درج اخبار فرماوینگے اللہ تعالیٰ آپ کو سعادت دارین عطا فرماوے اور ان نومسلمون کو ہدایت نیکی کی نصیب کرے آمین

مورخہ ۲، شہر ذیحجہ روز شنبہ سنہ ۱۳۰۱ھ

نیازمند محمد اسماعیل میمنولی۔

اسلامی نام	عبدالغفور	عبدالرحمان	مریم زوجہ عبدالرحمان	عبدالقادر
عمر	۱۷	۳۵	۲۵	۱۸
ذات	کہتری	پرواری	ایضاً	کہارواڑا
وطن	ملتان	ضلع ناسک	ایضاً	برودہ
کفریت کے نام	ہردو	سکارام	بہاگو	بالو
روز	جمعہ	جمعہ	جمعہ	جمعہ
تاریخ	۶	۱۴	۱۴	۲۱
مہینا	ذیقعدہ	ذیقعدہ	ذیقعدہ	ذیقعدہ
سنہ	سنہ ۱۳۰۱	سنہ ۱۳۰۱	سنہ ۱۳۰۱	سنہ ۱۳۰۱

بقیۂ سوالات سابق

ان لوگون نے بزعم فاسد خود ملک ہند مین ضعف اسلام سمجہ کر اور اپنی سلطنت کی قوت دیکہ کر اس کام کو شروع کیا تہا اور سمجہہ لیا تہا کہ ہم اس نازک وقت مین کہ فی الواقع اہل اسلام کا کوئی حاکم نہین ہے اور ہند کا اسلام چراغ سحری ہو رہا ہے کامیاب ہوجاوینگے اور مسلمان دبے دباے جو کسی گوشہ مین ہون گے بھی تو بخوف سرکار انگلیشیہ دم نہ مارین گے مگر یہ نہ سمجہے کہ پیغمبر اسلام نجات دہندہ کا معجزہ و غلبۂ دین خدا ابدالآباد تک

رہیگا یعنے پادریون سے اس تجویز سے صدہا برس پہلے ہی
خدا نے سرکار انگلشیہ خلد اللہ ملکہا کی دل مین ایسی
بات ڈال دی تہی کہ جس سے ہر فرد بشر کو گو کیسا ہی
عاجز ہو حق آزادی حاصل ہے۔ جب یہ بیان وارکان
اسلام یعنے علماء عظام محمدی نے یہ ناگہانی شیطانی لشکر
دیکہا تو قانون رعایا پروری سرکار انگلستان کو
بچشم تامل دیکہا معلوم ہوا کہ اس قسم کی کارروائی
گورنمنٹ کی طرف سے نہین ہے یہ خاص کر توت پادریون
نمک حلال کی ہے پہر تو قانون آزادی کو ملاحظہ کرکے
لو تکلت علی اللہ تیغ زبان و نوک نیزۂ قلم سے میدان
قرطاس مین او نہون نے بہی کام لیا یعنے منشور محمدی
کو فی الواقع اسم بامسمّی ہے بجواب ہفوات پولوار
غاور چہپنا شروع ہوا کہ آجتک کسی کو جواب کی مجال
نہین ہوی گورے کالے گریبان مین مونہ ڈالے
رہتے ہین پشیمان ہوتے ہین تاسف کرتے ہین ایک
دوسرے کو انگشت نما کرتا ہے کہ فلانی صاحب پادری
نے اسکا آغاز کیا تہا جسکا یہ انجام ہے اور وہ اوسکو
ملیش مین آکر کہتا ہے کہ آپ کا بہی اشارہ تہا مین اکیلا
کیا بیچارہ تہا غرض خلوت مین اب ایسے سوال وجواب
ہوتے ہین مگر جو بوڑہا بڑا پرانا کاگ ہوتا ہے تو
ان کو آپس کی قیل وقال سے یون سمجہانے لگتا ہے کہ
اب تم آپس مین کیون جہگڑتے ہو۔ خود کردہ را دوا نیست۔ وقت رفتہ ہاتہ نہین آتا۔ دوسرا بزرگ بول
اوہتا ہے کہ سچ تو کہتے ہین۔ چرا کاری کند عاقل کہ
باز آید پشیمانی۔ غرضکہ پادریون نے اہل حق کو ناحق

ہیچ کر نہایت ندامت و پشیمانی اہانی ہے اور آیندہ ابہی دیگر
ابہی کیا ہے اور کس نے دیکہا ہے اتنگ تو ہمین گو و
ہمین میدان کی ہر سمت سے صدای غیبی بلند ہے۔
بعض مفسر انگریزی نے اس پیشین گوئی کا مصداق خورس
شاہ فارس کو لکہا ہے۔ سو یاد رہے کہ علامات مذکورہ
خورس مین ایک بہی نہین پائی جاتی۔ اب مین دریافت
کرتا ہون کہ اوسپر خدا کا کلام کب اترا اور وہ کلام
خدا جو خورس پر نازل ہوا ہم کو مثل توریت و
انجیل کے دکہا دیا جاوے اوسکی وقت مین بت پرستی
کب دور ہوی دلائل نقلی سے بتا دیا جاوے۔
اسکی راہین کب درست ہوئین اور تمام بائبل مین
راہ بمعنی دین آیا ہے تو اوس کے دین کا نشان دیا
جاوے۔ اور پہر یہ دین ابد تک رہنا بیان ہوا ہی
سو بہت نہین تو دو چار ہی آدمی خورس کے علحدہ
اور نئی دین کی دکہائی جاوین۔ علاوہ اس کے مفسرین
انگریزی کا خود پادری اعتبار نہین کرتے تو متلاشی
حق کیونکر تسلیم کریگا۔ خورس کے زمانہ مین خدا کی ستایش
و عبادت ہر ایک قوم مین نہین کی گئی۔ حسب تصریح
صاحب طلوع آفتاب صداقت اوسنے خدا کا شہر نہین
بنایا بلکہ یروسلم کی ہیکل کی تعمیر بسفارش نواب دانیل
عہد سلطنت دارا مین شروع ہوی اور اسی بادشاہ
کی سنہ ۶ جلوسی مین اختتام کو پہونچی بنی اسرائیل کو
آزادی نہین ملی بلکہ سکندر کی وقت تک اہل یہود
فارس کی تابع رہی یہان تک کہ اردشیر شاہ فارس نے
ایک یہودن کو اپنی ملکہ اور ایک یہودی کو اپنا وزیر بنایا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا۔